Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:- الفضل لاہور ٹیلیفون ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”
فی پرچہ ۱ آنہ

یوم جمعۃ المبارک
۴ شوال ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۱/۶ | ۲۷ احسان ۱۳۳۱ ہش | ۲۷ جون ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۵۱

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۶ جون:- سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ربوہ سے بذریعہ ڈاک حسب ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں:-

— ۲۳ جون — ”سردرد اور نزلہ کی شکایت ہے“

— ۲۴ جون — ”خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے“

— ۲۵ جون — ”پیٹ میں تکلیف ہے“

احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

منٹگمری، ملتان اور سرگودھا کے اضلاع میں ۸۵ ہزار من گندم کے ناجائز ذخیروں پر قبضہ

ذخیرہ اندوزی کے جرم میں متعلقہ زمینداروں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی!

لاہور ۲۶ جون:- حکومت نے منٹگمری ملتان اور سرگودھا کے اضلاع میں ناجائز ذخیروں پر چھاپہ مار کر ۸۵ ہزار من گندم برآمد کی ہے۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندے کا کہنا ہے۔ کہ گندم فراہم کرنے کی مہم تیز ہونے پر اور زیادہ مقدار میں گندم دستیاب ہونے کی توقع ہے۔ ملتان کے ضلع میں جن زمینداروں کے ذخیروں پر چھاپہ مار کر ۳۵ ہزار من گندم حاصل کی گئی ہے۔ ان کے خلاف فراہمی اجناس کے آرڈیننس کے تحت ضروری کارروائی کی جائیگی۔ اسی طرح منٹگمری کے ان زمینداروں سے جن کے گوداموں پر چھاپہ مار کر ۴۰ ہزار من گندم پر قبضہ کیا گیا ہے۔ منٹگمری کے ڈپٹی کمشنر نے کہا ہے۔ کہ وہ کل تک اس امر کی وجہ بیان کریں۔ کہ انہوں نے اپنے ذخیروں کے متعلق مقررہ میعاد کے اندر اندر اطلاع کیوں نہیں دی۔ اور کیوں نہ انہیں ذخیرہ اندوزی کے جرم کی بنا پر گرفتار کیا جائے۔ باقی دس ہزار من گندم ضلع سرگودھا کے بعض زمینداروں کے پاس سے برآمد کی گئی ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق ضلع منٹگمری کی منڈیوں میں اب گندم کافی مقدار میں آ کر فروخت ہو رہی ہے۔

ریاستی عوام کے خیالات بدلے بغیر کشمیر کا ہندوستان سے مکمل الحاق ممکن نہیں ہے (نہرو)

مقبوضہ کشمیر کے الجھے ہوئے حالات کے متعلق ہندوستان پارلیمنٹ میں بحث

نئی دہلی ۲۶ جون:- کشمیری نگر اسمبلی کے حالیہ فیصلوں سے ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کی صورت حال پر جو اثر پڑا ہے۔ آج ہندوستان پارلیمنٹ میں اس پر بحث ہوئی۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ کشمیر ہندوستان کا ہی ایک حصہ ہے۔ اور جس طرح ہندوستان کے صدر کو ملک کے باقی علاقوں پر اقتدار حاصل ہے۔ اسی طرح کشمیر بھی ان ہی کے زیر اقتدار ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان کے اس وعدے سے کہ کشمیر کے باشندوں کو اپنے مستقبل کا آپ فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہے۔ ہندوستان کے ساتھ ریاست کے الحاق پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ مقبوضہ کشمیر میں جو الجھے ہوئے حالات پیدا ہو گئے ہیں ہندوستان کو ان سے نپٹنا پڑیگا نیز کہا بلکل ظاہر ہے کہ جب تک ریاستی عوام کے خیالات اور نظریات میں تبدیلی واقع نہ ہو۔ اس وقت تک ریاست کا ہندوستان کے ساتھ حقیقی الحاق عمل میں نہیں آ سکتا۔ لیکن اس ضمن میں یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ چیز اس طرح حاصل نہیں ہو سکتی۔ کہ لوگوں پر قانونی دفعات نافذ کر دی جائیں۔ یا انہیں خیالات تبدیل کرنے پر مجبور کیا جائے انہوں نے پارلیمنٹ کو یقین دلایا کہ وہ اپنے اثر سے کام لیکر اس امر کی کوشش کریں گے کہ شیخ عبد اللہ ہندوستان کے ساتھ کشمیر کے مکمل الحاق پر آمادہ ہو جائیں۔ انہوں نے دوران تقریر میں شیاما پرشاد مکرجی کی تقریروں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔ کہ ان کی تقریریں کشمیر کے حقیقی الحاق کے راستے میں روکاوٹ ڈال رہی ہیں۔ شیاما پرشاد مکرجی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ شیخ عبد اللہ کے پیش نظر ٹھکانے لگائے جائیں۔ وہ خود مختار بادشاہ بننے کے خواب دیکھ رہا ہے۔ پارلیمنٹ میں کشمیر کے موضوع پر جس وقت بحث ہو رہی تھی۔ تو ہندو مہا سبھا اور سیوک سنگھ کے ۵۰۰ ممبر اسمبلی کے باہر مظاہرے کر رہے تھے۔ ان کا مطالبہ یہ تھا۔ کہ کشمیر کا مکمل الحاق عمل میں لایا جائے۔

جنوبی کوریا میں ممبران اسمبلی کی گرفتاریاں

پوسان ۲۶ جون:- جنوبی کوریا میں مخالف پارٹی سے تعلق رکھنے والے اسمبلی کے چار ممبروں کے علاوہ ایک آزاد ممبر کو بھی اس الزام میں گرفتار کیا گیا ہے

بی اے اور ایف اے کے نتائج کا اعلان

لاہور ۲۶ جون:- پنجاب یونیورسٹی کے بی۔ اے بی ایس سی۔ ایف۔ اے اور ایف ایس سی امتحانات کے نتائج کا ہفتہ کے روز اعلان کیا جائے گا۔

لیبیا میں فوجی اڈے حاصل کرنے کیلئے

برطانیہ۔ فرانس اور امریکہ کی دوڑ دھوپ

لندن ۲۶ جون:- ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے۔ کہ برطانیہ۔ فرانس اور امریکہ لیبیا کے ترقیاتی منصوبوں میں سرمایہ لگانے کے لئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ اس وقت ۳ کروڑ پونڈ کا سرمایہ لگانے کے لئے تیار ہیں۔ کیونکہ ان میں سے ہر ایک لیبیا میں فوجی اڈے تعمیر کرنے کا اختیار حاصل کرنا چاہتا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اٹلی بھی اس معاملے میں خاص دلچسپی لے رہا ہے۔ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ لیبیا جیسے چھوٹے سے ملک میں اس قدر کثیر رقم لگانے سے وہاں ضروریات زندگی کی قیمتوں میں اضافہ ہو جائے گا۔ اور اس طرح لیبیا کو حقیقی فائدہ نہیں پہنچے گا۔

مغربی بنگال میں خوراک کی قلت

نئی دہلی ۲۶ جون:- حکومت ہندوستان کے وزیر خوراک مسٹر رفیع احمد قدوائی نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ مغربی بنگال کے سندربن کے علاقہ میں خوراک کی قلت کی وجہ سے لوگ سخت مصیبت میں مبتلا ہیں۔ ایسے مصیبت زدہ لوگوں کی تعداد اندازاً چار لاکھ ہے۔

بنیادی اصولوں کی کمیٹی کا اجلاس

کراچی ۲۶ جون:- پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کی بنیادی اصولوں کی کمیٹی کا اجلاس آئندہ یکم اگست کو کراچی میں ہوگا۔ جس کی صدارت آنریبل تمیز الدین خاں کریں گے۔ یہ اجلاس ایک ہفتہ تک جاری رہے گا۔

وزیر اعلیٰ پنجاب سے چوہدری حمید اللہ کی ملاقات

لاہور ۲۶ جون:- آج چوہدری حمید اللہ وزیر حکومت آزاد کشمیر نے میاں ممتاز محمد خان دولتانہ وزیر اعلیٰ پنجاب سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں کشمیری مہاجرین کا مسئلہ زیر بحث آیا۔

لاہور ۲۶ جون پنجاب کے وزیر اعلیٰ اس اتوار کو مری روانہ ہو رہے ہیں جہاں وہ گیارہ جولائی تک قیام کرینگے

لجنہ اماء اللہ لاہور کا ضروری اجلاس

لجنہ اماء اللہ لاہور کا ضروری اجلاس بروز اتوار مورخہ ۲۹ احسان (جون) ۱۳۳۱ ہش بوقت چھ بجے صبح رتن باغ میں ہونا قرار پایا ہے۔ تمام ممبرات سے گزارش ہے۔ کہ وقت مقررہ پر پہنچ کر مشکور فرمائیں۔

منصورہ بیگم — جنرل صدر لجنہ اماء اللہ لاہور

مشرقی پنجاب اور پاک پنجاب کے نمائندوں کی کانفرنس

لاہور ۲۶ جون:- اطلاع ملی ہے۔ کہ مشرقی پنجاب اور پاک پنجاب کے نمائندوں کی شملہ میں دو کانفرنسیں ہو رہی ہیں۔ پہلی کانفرنس جو اتوار کو شروع ہو کر سوموار کو ختم ہوگی۔ دونوں پنجابوں کے چیف انجینئروں کے درمیان ہوگی۔ اس میں پنشن۔ تعمیرات عامہ کے انتظامی معاملات اور ریکارڈ کے تبادلے کے امور پر غور کیا جائے گا۔

دوسری کانفرنس منگل کے روز سے شروع ہوگی اور دو روز تک جاری رہے گی۔ اس میں عملدرآمد کمیٹی زمانہ تقسیم کے ان فیصلوں پر غور کرے گی جن پر ابھی تک عمل نہیں ہوا ہے۔

ہو گیا ہے۔ کہ وہ صدر روشنگمن ری کو قتل کرنے کی سازش میں شریک تھے۔ حملہ آور نے جسے موقعہ پر ہی گرفتار کر لیا گیا تھا۔ سازش کا اعتراف کر لیا ہے

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس سے طبع کرا کر ۳۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

امام کی کامل اطاعت کرو

"یاد رکھو کہ بیعت کے معنے بیچ دینے کے ہیں۔ اگر تم میں سے کوئی اپنا بیل بیچ دے۔ تو وہ پھر اس پر کیا حق رکھ سکتا ہے۔ جس نے لیا ہے۔ وہ اسے جس طرح چاہے۔ کام میں لائے۔ اسی طرح پر تم نے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں بیچ دیا ہے۔ اب جس کی بیعت کی۔ اسی کی مرضی پر چلنا ضروری ہوگا۔ اگر کچھ اپنی مرضی کے موافق کرو۔ اور کچھ اس کی باتیں مانو۔ تو یہ بیعت کوئی فائدہ نہ دے گی۔ بلکہ نقصان ہوگا۔ خدا تعالیٰ ملی جلی باتوں کو پسند نہیں کرتا۔ وہ خلوص چاہتا ہے۔ اس لئے اپنی طاقت کے موافق کوشش کرو۔ کہ صالح بن جاؤ۔ اپنی عورتوں کو بھی نصیحت کرو۔ کہ وہ نمازیں پڑھیں معمولی ایام کے سوا جبکہ نماز انہیں معاف ہوتی ہے۔ کبھی نماز چھوڑنی نہیں چاہیئے۔ اسی طرح پر اپنے ہمسایوں کو بھی سکھاؤ اور غافل نہ رہو۔" (الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء)

فوجی احباب جماعت کے چندوں کے متعلق ضروری اعلان

اگر آپ ایسی جگہ مقیم ہیں۔ جہاں باقاعدہ انجمن احمدیہ قائم نہیں۔ اور نہ ہی قریب کوئی ایسی جماعت ہے۔ جس میں آپ آسانی سے شامل ہو سکیں۔ تو آپ اپنے چندہ کی رقم براہِ راست محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کے نام بھجوا سکتے ہیں۔ ایسے افراد جماعت کے نام بنام کھاتے مرکز میں کھولے جاتے ہیں۔ جن میں ان کے چندوں کا باقاعدہ حساب رکھا جاتا ہے۔ اور مرکز ان کو براہِ راست بھی مالی تحریکات سے باخبر رکھتا ہے۔ اگر آپ کا کھاتہ پہلے نہیں کھل چکا۔ اور آپ کو آپ کے کھاتہ نمبر کی اطلاع نہیں دی جا چکی۔ تو اپنے پورے نام و ڈاک کے پتہ سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

یا اگر کسی صاحب کو ایسے احباب کے متعلق علم ہو کہ وہ ایسی جگہ مقیم ہیں۔ جہاں کوئی جماعت کا قرب نہیں ہے۔ تو ان کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ وہ ایسے احباب کے پورے نام و پتہ ڈاک سے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

"مخالف و موافق لٹریچر"

لائبریری میں ریکارڈ کے لئے ہمیں ایسے تمام لٹریچر کی ضرورت ہے۔ جو سلسلہ یا سلسلہ کے افراد کی مخالفت یا تائید میں شائع ہوا ہو۔ خواہ وہ کسی مذہب کی طرف سے ہو۔ اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ جن احباب کے پاس اس قسم کا لٹریچر موجود ہو۔ وہ اگر قیمتاً دینا چاہیں۔ تو مناسب قیمت سے ہمیں اطلاع دیں۔ اور اگر عطیۃً لائبریری کے لئے دیں۔ تو شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائیگا۔ اور لائبریری میں ان کی طرف سے بطور یادگار موجود رہے گا۔ اسی طرح سلسلہ یا سلسلہ کے افراد کی تائید یا مخالفت میں آئندہ شائع ہونے والے مضامین بصورت اصل پرچہ یا کٹنگ ارسال فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ (انچارج خلافت لائبریری ربوہ)

تقریب رخصتانہ

میری ہمشیرہ عزیزہ مبارکہ بیگم بنت جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۲۵/۵/۵۲ ماڈل ٹاؤن میں عمل میں آئی۔ لاہور کے کافی احمدی دوست دعا میں شریک ہوئے۔ نیز ۲۶/۵/۵۲ کو برادرم محمد اشرف صاحب ریخ افسر نے اسی سلسلہ میں دعوت ولیمہ دی۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ اس تعلق کے مثمر ثمرات حسنہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرماویں۔ (خاکسار محمد اسماعیل بقاپوری)

ضروری اعلان

موصیوں کی سہولت کے لئے ہم نے ایک کارڈ چھپوایا ہے۔ جس پر موصی اپنے چندہ کا ایک سال کا پورا ریکارڈ رکھ سکتا ہے۔ اور یہ کارڈ دفتر ہذا سے مفت ملتا ہے۔ پریذیڈنٹ صاحبان کو چاہیئے۔ کہ اپنی جماعت کے موصیوں کی فہرست بھیج کر دفتر ہذا سے یہ کارڈ منگوا لیں۔ اور موصیوں میں تقسیم کر دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تاجر احباب یکم جولائی کے پہلے سودے کا منافع

مساجد فنڈ میں ادا فرمائیں

یورپ میں مساجد کی تعمیر کے لئے مجلس شوریٰ کی سکیم کے مطابق جماعت کے بڑے تاجران کے متعلق یہ فیصلہ ہوا ہے۔ کہ وہ ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا منافع مساجد فنڈ میں ادا کیا کریں۔ یکم جولائی آرہا ہے۔ تاجر دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ اس تاریخ کے پہلے سودے کا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

اپنے آپ کو سلسلہ کے لئے پیش کیجئے

وہ لگا دے آگ میرے دل میں مدت کیلئے ٭ شعلے پہنچیں جس کے ہر دم آسمان تک بیشمار

یہ دعا آپ جانتے ہیں۔ کس پاکیزہ دل سے نکلی ہوئی ہے۔ وہ ہستی جس کے سب روز اپنی قوم کی اصلاح اور دین کے غم میں گذرے۔ جس نے محض خدا کے لئے لوگوں سے گالیاں کھائیں۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات بابرکات۔

کیا آپ یہی دعا خدا تعالیٰ سے مانگنے کی خواہش رکھتے ہیں؟ کیوں نہیں ہر احمدی کے دل کی یہ پکار ہے۔ کہ اس کا سب کچھ قوم کی خدمت اور دین کی اشاعت میں صرف ہو۔ جب یہ صحیح ہے۔ تو پھر آپ کیوں خاموش بیٹھے ہیں۔ اٹھئے! اور اپنے آپ کو سلسلہ کے لئے پیش کیجئے۔ آج کل میٹرک پاس نوجوانوں کی سلسلہ کو سخت ضرورت ہے۔ کہاں ہیں وہ قلوب جو دین کے غم میں گھلے جاتے ہیں۔ اور کہاں ہیں وہ چہرے جو قوم کی خدمت کے لئے کبھی کوتاہی نہیں کرتے؟ (وکیل الدیوان)

افرادِ جماعت

اگر آپ ایسی جگہ مقیم ہیں۔ جہاں باقاعدہ انجمن احمدیہ قائم نہیں۔ اور نہ ہی قریب کوئی ایسی جماعت ہے۔ جس میں آپ آسانی سے شامل ہو سکیں۔ تو آپ اپنے چندہ کی رقم براہِ راست "محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ" کے نام بھجوا سکتے ہیں۔ ایسے افراد جماعت کے نام بنام کھاتے مرکز میں کھولے جاتے ہیں۔ جن میں ان کے چندوں کا باقاعدہ حساب رکھا جاتا ہے۔ اور مرکز ان کو ہر قسم کی مالی تحریکات سے باخبر رکھتا ہے۔ اگر آپ کا کھاتہ پہلے نہیں کھل چکا۔ تو اپنے پورے نام و پتہ سے اب اطلاع دیکر ممنون فرماویں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

سعید احمد سہگل جو کہ پہلے جامعہ احمدیہ احمد نگر میں تھے، ان کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ پتہ سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو مطلع فرماویں۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنے موجودہ پتہ سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ (نظارت بیت المال)

جامعۃ المبشرین کی عمارت کے لئے فراہمی چندہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جامعۃ المبشرین کی عمارت کی تعمیر کے سلسلہ میں وکالت تعلیم تحریک جدید کو مبلغ تینتیس ہزار روپیہ جمع کرنے کی اجازت نظارت ہذا کی طرف سے دی گئی ہے۔ چندہ دینے والے دوست باخذ رسید وکالت تعلیم کے نمائندگان سے تعاون فرماویں۔ (ناظر بیت المال)

نفع مند کام

میرے اشتہار کے سلسلہ میں جن دوستوں نے نفع مند کام پر روپیہ لگانے کی پیشکش کی تھی۔ ان میں سے بعض کو لکھا گیا تھا۔ کہ وہ روپیہ جلد بھیج دیں۔ اب بذریعہ اشتہار ہذا ان کو اطلاع کی جاتی ہے۔ کہ ان کی طرف سے ۳۰ جون ۱۹۵۲ء تک روپیہ آجانا چاہیئے۔ ورنہ ہم اور انتظام کر لیں گے۔ (ناظر بیت المال)

روزنامہ الفضل — لاہور
مورخہ ۲۷ر جون ۱۹۵۲ء

اللہ تعالیٰ کے وجود کا زندہ ثبوت

الٰہی جماعتیں ایک فردِ واحد سے شروع ہوتی ہیں۔ جس کو اللہ تعالیٰ اپنی خاص مشیت سے کھڑا کرتا ہے وہ فردِ واحد دنیاوی لحاظ سے بالکل کمزور ہوتا ہے۔ اس کی پشت پر نہ تو کوئی قوم ہوتی ہے۔ اور نہ دنیا کی جاہ وحشمت۔ نہ اس کے پاس مال وزر کے خزانے ہوتے ہیں۔ نہ فوجیں اور نہ جنگ کے ساز وسامان ہوتے ہیں۔ نہ صرف بیگانے ہی بیگانے ہوتے ہیں۔ بلکہ اپنے بھی بیگانے بن جاتے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ سب سے پہلے اپنے ہی اس کی مخالفت پر کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جن کو سب سے پہلے اسکی محبت ہونی چاہیئے تھی۔ وہی اس کے سب سے پہلے جانی دشمن بن جاتے ہیں۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے۔ کہ تمام بندگان خدا جو اللہ تعالیٰ سے ہدایت پاکر اپنی قوم اور بنی نوع بشر کی اصلاح کے لئے کھڑے ہوتے رہے ہیں۔ سب کے سب بلا استثناء نہایت کمزوری کے حالات میں پیغام حق کی آواز بلند کرتے رہے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کئی سال تک اپنے مولد مصر سے باہر رہتے ہیں۔ جب وقت آجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ کو مصر کی طرف مراجعت کے لئے مامور کرتا ہے۔ تاکہ فرعون کو جو خدائی کا دعویدار تھا۔ اللہ تعالیٰ کی عبودیت کی طرف مائل کریں۔ اور بنی اسرائیل کو جو صدیوں کی غلامی سے ذلیل وخوار ہو چکے تھے۔ مصر سے نکال لائے۔ اس وقت تک آپ گویا بالکل تنہا تھے۔ آپ کے ساتھ چند کنبہ کے افراد کے سوا اور کوئی نہیں تھا۔ نہ آپ کے پاس دولت تھی۔ نہ فوجیں تھیں۔ اور دیکھیئے آپ نے اللہ تعالیٰ سے مانگا بھی تو صرف یہ مانگا۔ کہ چونکہ آپ کی زبان میں لکنت ہے آپ نے حضرت ہارون علیہ السلام کے لئے جو فصیح وبلیغ تھے۔ اللہ تعالیٰ سے نبوت کی درخواست کی۔ تاکہ گفتگو میں آپ کی مدد کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی خواہش پوری کردی۔ اور حضرت ہارون علیہ السلام کو بھی نبوت عطا کردی۔ مگر شاید خود حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی اس وقت تک نہیں جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ایک معجزہ دکھانے والا ہے۔

آپ اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو لے کر فرعون کے پاس جاتے ہیں۔ مگر قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوگا۔ کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جو اپنے آپ کو لکنت کی وجہ سے کمزور سمجھتے تھے۔ فرعون کے دربار میں فر فر کلام کرتے ہیں۔ اور حضرت ہارون علیہ السلام جن کو ان کی فصاحت وبلاغت کی وجہ سے نبوت کی نعمت ملی تھی۔ بالکل خاموش نظر آتے ہیں۔ یہ بھی ایک عظیم الشان معجزہ تھا۔ جو اللہ تعالیٰ نے خود حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دکھانا چاہتا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام خدائے وحدہ لاشریک کی ہستی کے متعلق ایسے ایسے دلائل پیش کرتے ہیں۔ کہ مصر کے تمام دانشمند ساکت وحیرت زدہ رہ جاتے ہیں۔ اور قائل ہوکر آپ کے خدا پر ایمان لے آتے ہیں۔ فرعون اپنی یہ ہیٹی دیکھ کر غصہ سے اور بھی بھڑک اٹھتا ہے اور دانشمندانِ مصر کو دھمکی پر دھمکی دیتا ہے۔ مگر اعجازِ موسوی کے سامنے جادوئے مصر شکست کھا جاتا ہے۔ اور وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دین کو ترک کرنے پر موت کو ترجیح دیتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک صبح بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ فرعون ایک عظیم الشان لشکر کو ساتھ لے کر ان کا تعاقب کرتا ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ کی کرشمہ نمائی سے حضرت موسیٰ علیہ السلام تو بنی اسرائیل سمیت دریا سے پار ہو جاتے ہیں۔ مگر فرعون لشکر سمیت اسی پانی میں غرق ہو جاتا ہے۔ اور آنے والے زمانے کے لئے عبرت کا نشان بن جاتا ہے۔ اگر اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام چاہتے تو واپس لوٹ کر مصر پر قبضہ کر لیتے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس مقصد کے لئے مبعوث نہیں فرمایا تھا بلکہ آپ کے سپرد اللہ تعالیٰ کی ایک محبوب قوم کی تعلیم و تربیت تھی۔ جو صدیوں کی غلامی کی وجہ سے نہایت ذلیل وخوار ہو چکی تھی۔ جس کی ہمتیں پست ہو چکی تھیں۔ جو نفسیاتی لحاظ سے انسانیت کے مقام سے کئی درجے نیچے گر چکی تھی۔ جس کے رگ وپے میں زندگی کا خون سرد ہو چکا تھا۔ جو کاہلی۔ بزدلی۔ پست خیالی۔ الغرض ہر قسم کی نفسیاتی بیماری میں مبتلا ہو چکی تھی۔

آپ کے سپرد یہ کام تھا۔ کہ اس ذلیل وخوار قوم کو از سرِ نو زندگی کا پیغام دیں۔ اس کی فطری ممکنات کو ابھاریں۔ زمانے کے سرد وگرم سے اسے آشنا کریں۔ مصائب اور سختیوں کے سہارنے کی قوت ان میں پیدا کریں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو ایک ایسے راستہ سے لے کر کنعان کی طرف بڑھے۔ جس میں تکان ہی تکان اور صعوبتیں ہی صعوبتیں تھیں۔ یہ طویل اور پر مصائب سفر جس میں کھانے پینے کی اشیاء بھی میسر نہ آسکتی تھیں۔ گویا اس تباہ شدہ قوم کے لئے ایک مشق تھی۔ تاکہ وہ اس قابل ہو جائے۔ کہ غیروں سے اپنا حقیقی وطن واپس لے سکے۔ جہاں متمکن ہوکر وہ اللہ تعالیٰ کا کام کرسکے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مخصوص کیا تھا۔ آخر دنیا نے دیکھ لیا۔ کہ اس تربیت کا کیا نتیجہ نکلا؟ اسی کم مایہ کمزور وناتوان۔ ذلیل و خوار قوم میں سے حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام جیسے انبیاء پیدا ہوئے جن کو دینی اور دنیوی دونوں بادشاہیاں عطا ہوئیں۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ جو بات ہم یہاں واضح کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جماعتیں خزانوں۔ فوجوں اور ساز وسامان کے سہارے کھڑی نہیں ہوتیں۔ وہ صرف اللہ تعالیٰ کے سہارے کھڑی ہوتی ہیں۔ بلکہ ان کے مقابل کھڑے ہونے والوں کے پاس تمام دنیاوی طاقتیں ہوتی ہیں۔ دنیاوی لحاظ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا کیا مقابلہ تھا۔ ایک ٹھٹھرا ہوا کپکپاتا بچہ دریا کی موجوں میں بہا دیا جاتا ہے۔ اس ڈر سے کہ وہ قتل نہ کر دیا جائے۔ وہ فرعون اپنے دشمنِ عنید کے گھر میں پرورش پاتا ہے۔ جوان ہوتا ہے۔ تو ترکِ وطن پر مجبور ہوتا ہے۔ اسی طرح بے یار ومددگار ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کو فرعون جیسے باجبروت شہنشاہ کے مقابلہ پر کھڑا ہونے کے لئے پکارتا ہے۔ اور وہ اللہ کا بندہ اس پکار پر نڈر ہوکر صرف چند کنبہ کے افراد لیکر اس ملک میں پہنچتا ہے۔ جہاں اسکی گرفتاری کے لئے شاید انعام کا اعلان ہو چکا ہے۔ وہ اللہ کا بندہ یہ سب کچھ جانتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے حکم کو ٹال نہیں سکتا۔ وہ نکل کھڑا ہوتا ہے۔ اور عین فرعون کے دربار میں جاکر اس کو للکارتا ہے۔ اور فرعون خدائی کا دعویٰ کرنے والا باوجود ساری دنیاوی طاقتیں رکھنے کے اس کا بال بھی بیکا نہیں کرسکتا۔ کیوں؟

اس لئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس کو پکارا کہ کھڑا ہو جا۔ تو وہ کھڑا ہو گیا۔ اس نے کہا۔ کہ فرعون کی طرف جا۔ تو وہ فرعون کے دربار بیچ جاکر فرعون کے منہ پر للکارا کہ تو مصنوعی خدا ہے۔ حقیقی خدا وہ ہے۔ جو میرا اور تیرا بھی خدا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔ نہ اس کو مال وزر کی ضرورت پڑی۔ اور نہ اس کو فوجوں کی حاجت ہوئی۔ وہ نڈر ہوکر اللہ تعالیٰ کے نام کے لئے اللہ تعالیٰ کے کام پر لگ گیا۔ فرعون کی جاہ وحشمت فرعون کے مال وزر کے خزانے فرعون کی بے پناہ فوجیں اس کے مقابلہ پر نکلیں۔ لیکن اس کے باوجود فرعون کو شکست ہوئی۔ اور وہ خود آنے والے زمانے کے لئے عبرت نشان بنا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فتح ہوئی۔ جس کے پاس نہ مال وزر تھا۔ نہ فوجیں تھیں۔ اور نہ ساز وسامان۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام باوجود اپنی بے بسی اور بے کسی کے اللہ تعالیٰ کے کام پر کھڑے ہو گئے۔ تو یہ کام آپ کا کام نہ رہا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا کام بن گیا۔ جس کے سامنے لاکھوں۔ کروڑوں اربوں فرعونانِ باسامان ایک پرِ پشہ کے برابر بھی وقعت نہیں رکھتے۔ کیا یہ معجزہ نہیں ہے؟ کیا یہ اللہ تعالیٰ کے وجود کا زندہ ثبوت نہیں ہے؟

مہتمم تبلیغ اور زعماء انصار کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

تنظیم انصار کے ماتحت پندرہ روزہ تبلیغ کے لئے جن اراکین انصار نے سال میں پندرہ دن اپنے غیر احمدی رشتہ داروں وغیرہ میں تبلیغ کے لئے وقف کئے ہوئے ہیں۔ ان سے اپنے اپنے وعدہ کے مطابق تبلیغ کا کام لیا جاوے۔ یعنی ان کے غیر احمدی رشتہ داروں کے ہاں تبلیغ کے لئے بھجوایا جائے۔ یا جن کے غیر احمدی رشتہ دار نہ ہوں۔ ان کے لئے باہمی مشورہ سے تبلیغ کا پروگرام تجویز کر کے تبلیغ کا کام لیا جاوے۔ اور پندرہ روز ختم ہونے پر ان سے تبلیغی رپورٹ لے کر مرکز میں بھجوائی جاوے۔ لیکن تنظیم انصار کے مطابق تبلیغ بحث ومباحثہ یا جلسوں کی صورت میں نہ ہونی چاہیئے۔ بلکہ انفرادی تبلیغ ہو۔

اس وقت سکول یا کالجوں میں موسمی تعطیلات ہوں گی۔ یا ہونے والی ہیں۔ اساتذہ کرام یا پروفیسر صاحبان کو چاہیئے۔ کہ وہ یوں فرصت کے ایام میں فریضہ تبلیغ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ کیونکہ ان کے لئے بہتر فرصت کے اوقات موسمی تعطیلات ہی میں میسر آسکتے ہیں۔ مہتمم تبلیغ وزعماء صاحبان مجالس انصار جماعت مقامی ایسے اساتذہ و پروفیسر صاحبان سے جو بلحاظ عمر انصار میں داخل ہیں۔ ان سے تبلیغ کا کام لیکر مرکز میں رپورٹ بھجوا دیں۔ اور جو اراکین انصار کسی جماعت کی مجلس انصار میں شامل نہیں۔ بلکہ افراد میں داخل ہیں۔ وہ اپنی تبلیغی رپورٹ براہِ راست مرکز میں بھجوا دیں۔

(قائد انصار اللہ مرکزیہ شعبہ تبلیغ)

زکوٰۃ کی ادائیگی نفس کو پاک کرتی اور اموال کو بڑھاتی ہے

اگر ہم خدا تعالیٰ سے باندھے ہوئے عہد کو پورا نہیں کرتے تو یہ ہمارے لئے انتہائی خوف کا مقام ہے۔

اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود حفاظت اور کامیابی کے اصل سرچشمے سے منہ موڑ رہے ہیں

آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب وزیر خارجہ پاکستان کے خطبہ عید الفطر کا خلاصہ

ذیل میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب وزیر خارجہ پاکستان کے اس خطبہ کا کسی قدر تفصیلی خلاصہ اپنے الفاظ میں شائع کیا جا رہا ہے جو موصوف نے ۲۴ جون ۱۹۵۲ء کو منٹو پارک لاہور میں عید الفطر کی نماز پڑھانے کے بعد ارشاد فرمایا۔ اس کا مختصر خلاصہ ۲۶ جون کے الفضل میں پہلے بھی شائع ہو چکا ہے۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد پہلے چوہدری صاحب موصوف نے کراچی کے جلسہ اور اس میں ہنگامہ سے متعلق بعض اردو اخبارات کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ فرمایا اور پھر اس تمام شورش اور اس کے بالمقابل جماعت کی پُر امن روش اور اسلامی نمونہ کے اچھے اثرات پر بھی روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا جلسہ کا ایک اچھا اثر یہ ظاہر ہوا کہ شرفا کا وہ طبقہ جو پہلے شورش پسند عناصر کی امن سوز حرکات پر علی الاعلان نفرین سے کتراتا تھا۔ اس فساد اور ہنگامہ آرائی سے ان کی غیرت بھی جوش میں آئی۔ اور انہوں نے متحدہ طور پر اپنی رائے کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا بے شک عقائد کے لحاظ سے ہمیں بعض معاملات میں جماعت احمدیہ سے اختلاف ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ ہم انہیں ان کے جائز حقوق سے محروم کر کے رکھ دیں۔ اور انہیں جبر سے کام لیکر اظہار خیال کی مسلمہ آزادی کی بھی اجازت نہ دیں۔ چنانچہ کراچی بار ایسوسی ایشن کے ۷۴ ممتاز وکلا نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ ہنگامہ و فساد کے اس رجحان کی مذمت کی۔ پھر اس سے لوگوں میں یہ شوق بھی پیدا ہوا کہ وہ جماعت احمدیہ کے مسلک اور اس کے مخصوص عقائد کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ چنانچہ بعض سنجیدہ اور متین لوگوں کی طرف سے جنمیں غیر ملکی نمائندے بھی شامل ہیں لٹریچر مہیا کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ اس موقعہ پر آپ نے قرارداد مقاصد اور اس کے تحت ان بنیادی اصولوں کی طرف بھی اشارہ کیا۔ جنہیں مجلس آئین ساز منظور کر چکی ہے۔ اور بتایا کہ ان اصولوں میں وضاحت سے درج ہے کہ ہر شہری آزاد ہے کہ وہ جو عقیدہ چاہے رکھے۔ اس پر عمل پیرا ہو۔ اور آزادانہ اس کی اشاعت کرے۔ آپ نے فرمایا جلسہ کی جو اصل غرض تھی۔ کہ لوگوں تک ہماری آواز پہنچے۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے پوری ہوئی۔ اور وہ لوگ جو اس راہ میں مزاحم ہونا چاہتے تھے۔ خود ہماری آواز کو پھیلانے میں ممد ثابت ہوئے۔

حالات کی نزاکت

اس کے بعد آپ نے حالات کی نزاکت کو سمجھنے اور ان کے مطابق اپنی زندگیوں میں نیک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا اصل بات یہ ہے کہ ہم اس امر کا احساس کریں۔ کہ ہم پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اور ہم کس حد تک اسے نبھا رہے ہیں۔ میں جب حالات کی نزاکت اور خطرات کا ذکر کرتا ہوں۔ تو میری مراد اُن خطرات سے نہیں ہوتی جو بظاہر ہمیں نظر آتے ہیں۔ یہ خطرات جو مخالفت کے نتیجہ میں پیدا ہوئے ہیں۔ ہمارے لئے کوئی نئے نہیں ہیں الٰہی جماعتوں کو ہمیشہ ہی ایسے حالات میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اور ہماری جماعت گزشتہ ساٹھ سال سے ایسے حالات کا مقابلہ کرتی چلی آئی ہے۔ پھر الٰہی جماعتوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے حفاظت کا وعدہ بھی ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا واللہ یعصمک من الناس کہ میں تجھے لوگوں کے شر سے محفوظ رکھوں گا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہ کریں۔ اور پھر بھی اس بات کے امیدوار رہیں۔ کہ خدا تعالیٰ ہمارے حق میں حفاظت کے وعدے کو ضرور پورا کرے گا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی حفاظت کا وعدہ تھا۔ لیکن آپ نے اور آپ کے صحابہؓ نے اپنے فرائض کی بجا آوری میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ چنانچہ خدا نے آپؐ کی کوششوں میں برکت ڈالی۔ اور شدید خطرات کے باوجود آپ دشمنوں کے شر سے ہمیشہ ہی محفوظ و مامون رہے۔ پس خطرات سے مراد یہ ظاہری خطرات نہیں ہیں۔ بلکہ میری مراد یہ ہے۔ کہ ایسے حالات میں جماعت خدا تعالیٰ سے باندھے ہوئے عہد کو مکمل طور پر پورا کر رہی ہے یا نہیں۔ کیونکہ بغیر اس کے یقینی طور پر ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ حفاظت کا وعدہ ہمارے حق میں ضرور پورا ہوگا۔

حفاظت کا اہم ذریعہ

اس موقعہ پر عید الفطر کا ذکر کرتے ہوئے چوہدری صاحب موصوف نے فرمایا عید بھی ایک مقدس عہد پورا کرنے کی خوشی میں منائی جاتی ہے۔ مومنوں نے رمضان کا مہینہ ایک خاص پروگرام کے تحت گزارنے کا اپنے آقا کے حضور جو عہد کیا ہوا ہوتا ہے وہ اسے پورا کر دکھاتے ہیں۔ اس پر خدا تعالیٰ انہیں عید کے روز خوشی منانے کی اجازت دیتا ہے۔ اگر دیکھا جائے۔ تو روزہ تصویری زبان میں خدا تعالیٰ سے مومنوں کا ایک عہد ہے۔ کہ جس طرح وہ اس کی رضا کی خاطر کھانے پینے اور دیگر خواہشات کو قربان کر رہے ہیں۔ اس طرح اگر کسی وقت خدا تعالیٰ نے جانیں طلب کیں۔ تو وہ اس سے بھی دریغ نہیں کریں گے اس طرح روزہ محض روزہ نہیں بلکہ قومی اور اجتماعی ضرورتوں کو پورا کرنے کا عہد ہے۔

آج عید کا دن ہے ہمیں بھی بحیثیت ایک احمدی کے سوچنا چاہیئے کہ ہم نے خدا تعالیٰ سے جو عہد کیا تھا۔ کیا ہم نے اسے پورا کر دیا ہے۔ ظاہری خطرات کے بالمقابل حفاظت کا سب سے مقدم اور اہم ذریعہ یہ ہے۔ کہ ہم خدا تعالیٰ سے باندھے ہوئے عہد کو پورا کریں۔ اور اس طرح اپنے آپ کو اس کے حفظ و امان میں دے دیں۔ ہمارا سب سے بڑا عہد یہ ہے۔ کہ ہم نے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں بیع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

ان اللہ اشترٰی من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ

یعنی اللہ تعالیٰ نے جنت کے عوض مومنین سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لئے ہیں۔ تو گویا مومن اپنی جان اور اپنا مال خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے۔ اس کے جواب میں خدا تعالیٰ ہماری جان اور ہمارا مال ہمیں دیئے رکھتا ہے۔ اور کہتا ہے جتنا جتنا مال ہم طلب کرتے رہیں تم دیتے چلے جاؤ۔ اور اس طرح اپنے عہد کو پورا کرو۔ اب اگر ہم اپنا عہد پورا کر رہے ہیں تو ہمارے لئے فکر کی کوئی بات نہیں یہ مخالفتوں کے زور اور نت نئے خطرات جو آئے دن سر اٹھا رہے ہیں ہمیں کوئی گزند نہیں پہونچا سکتے۔ لیکن اگر ہم اپنے آپ کو بیع کرنے کے باوجود بخل سے کام لے کر عہد کو پورا نہیں کرتے۔ تو پھر ہمارے لئے خوف کا مقام ہے۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم ظاہری کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود اپنی حفاظت اور کامیابی کے اصل سرچشمہ سے منہ موڑ رہے ہیں پس اصل نزاکت کا مقام مخالفتوں کے زور اور خطرات کے ظاہری ہجوم کی بجائے محاسبہ نفس سے لاپرواہی کے باطنی خطرے میں مضمر ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہیں۔ اور ایسے اعمال بجا لائیں کہ جن سے ہمارے اندر ایک نیک تبدیلی پیدا ہو۔ پھر یہ ظاہری خطرات ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ اور اس دنیا کا پیدا کرنے والا خود ہماری حفاظت کرے گا

ایک نمایاں امتیاز

خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو اس لحاظ سے جماعت خطرہ میں ہے۔ کیونکہ محاسبۂ نفس اور اصلاح حال کے اعتبار سے ہماری اب وہ حالت نہیں ہے جو پہلے تھی بالخصوص تقسیم کے بعد اب یہ فرق زیادہ نمایاں ہو گیا ہے۔ حالانکہ خطرات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ مثال کے طور پر ہماری جماعت کو پہلے یہ امتیاز

حاصل تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ مال خرچ کرتی تھی اور جہاں تک مالی قربانی کا تعلق ہے کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اب یہ امتیاز بھی مدھم پڑتا جا رہا ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو اس صورتحال کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں۔ اول یہ کہ دوسرے لوگوں کو بھی بہت سے قومی مصائب اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور انہوں نے بھی ان مصائب پر قابو پانے کے لئے قربانیاں پیش کیں۔ دوسرے یہ کہ زیادتی کے باوجود ہماری قربانیوں کی اب وہ نسبت نہیں ہے جو سابقون کیا کرتی تھی۔ وہ کم آمد پر بھی جس نسبت سے اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے تھے ہم زیادہ آمد کے باوجود بھی اس نسبت سے قربانی نہیں کرتے اگر ہم اپنی طرز معیشت کا جائزہ لیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ دوسروں کی ریس میں خواہ مخواہ ضرورتوں کو بڑھا لیا گیا ہے۔ اور نئے نئے خرچ نکال لئے گئے ہیں۔ حالانکہ اگر طرز معیشت کے اعتبار سے ہم میں اور دوسروں میں کوئی فرق نہ رہے تو پھر مالی قربانی کا وہ امتیاز کیسے اجاگر ہو سکتا ہے۔ اس امتیاز کو برقرار رکھنے اور اسے زیادہ نمایاں کرنے کا یہی طریق ہے کہ ہم تحریک جدید پر عمل کرتے ہوئے سادگی اختیار کریں۔ اگر قربانی کرنے میں ضرورتیں کم نہ کرنی پڑیں تو پھر وہ قربانی ہی کیا ہوئی۔ قربانی تو کہتے ہی اس بات کو ہیں کہ انسان ضرورت کو کم کرے۔ اپنا پیٹ کاٹے اور پھر خدا تعالیٰ کی راہ میں چندہ دے۔

فخر کا باعث

اسی ضمن میں چوہدری صاحب موصوف نے مزید فرمایا کہ جو شخص اس طرح چندہ دیتا ہے وہ کبھی گھاٹے میں نہیں رہتا۔ خدا تعالیٰ اسے خود بہتر سے بہتر اجر عطا کرتا ہے۔ اسے ہمارے مال کی ضرورت نہیں بلکہ وہ تو ہمیں موقع دیتا ہے کہ ہم اس کی راہ میں خرچ کر کے ثواب کمائیں۔ ہم اس بات کے محتاج ہیں کہ اس کی راہ میں خرچ کریں۔ وہ ہمارے مال کا محتاج نہیں۔ جو لوگ اپنی ضرورتوں کو مقدم جان کر خدا تعالیٰ کی راہ میں بخل کرتے ہیں۔ وہ درا صل اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں مومنوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے ھٰاَنْتُمْ ھٰؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَمِنْکُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ وَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِہٖ ط وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْا اَمْثَالَکُمْ۔ یعنی سنو! تم وہ لوگ ہو جنہیں پکارا جاتا ہے تاکہ خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ تم میں سے بعض ایسے ہیں جو بخل کرتے ہیں حالانکہ جو بخل کرتا ہے وہ اپنے تئیں محروم کرتا ہے اللہ بے پروا ہے اور تم محتاج ہو اور اگر تم (اپنے عہد سے) پھر جاؤ تو وہ ایک اور قوم کو بدلہ میں لائے گا۔ وہ لوگ تمہارے مانند نہیں ہوں گے۔ سورۃ محمد کی اس آخری آیت میں اللہ تعالیٰ مومنوں کے لئے اس چیز کو فخر کا باعث قرار دیتا ہے کہ خدا نے صرف انہیں اس بات کے لئے چنا ہے کہ وہ خدا کی راہ میں خرچ کریں۔ تو گویا انفاق فی سبیل اللہ کی توفیق ایک بہت بڑا انعام ہے جو خدا تعالیٰ خاص خاص جماعتوں کو دیتا ہے۔ ہماری جماعت کے لئے انتہائی شکر کا مقام ہے کہ اس زمانہ میں اس نے یہ امتیاز یہ فخر اور یہ نعمت ہماری جماعت کے لئے مخصوص کی ہے۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے دنیا کو دنیا کمانے کے لئے چھوڑ دو۔ ہم تم کو دعوت دیتے ہیں کہ آؤ اور ہماری تجارت میں اپنا سرمایہ لگاؤ تو گویا خدا کی راہ میں خرچ کرنا ایک Investment ہے اور پھر ایسی Investment جو خدا نے دوسروں کے لئے بند کر کے صرف اور صرف ہمارے لئے مخصوص کر دی ہے پھر یہ Investment ہے بھی سراسر نفع رساں۔ اس لئے کہ خدا کہتا ہے کہ ہم اس سے بے پروا ہیں۔ ہمیں تمہارے روپے کی ضرورت نہیں۔ ضرورت تمہیں ہے کہ تم روپیہ لگاؤ اور نفع ہی نفع کماؤ ہم تو صرف تمہیں چندہ دینے کے لئے انفاق کا موقع بہم پہنچاتے ہیں ایسی حالت میں بھی اگر ہم بخل سے کام لیں اور انفاق سے جی چرائیں تو اس سے بڑھ کر بدبختی نہیں ہو سکتی کیونکہ آگے چل کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ تو پھر یہ سعادت خدا تعالیٰ تمہاری بجائے کسی اور قوم کو دے دیگا اور تم محروم و بے نصیب قرار پاؤ گے۔ اس قدر یقینی دہانیوں اور تنبیہ کے باوجود بھی اگر ہم میں سے کوئی شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان اور اپنا مال خرچ کرنے سے انکار کرتا ہے تو اس کی مثال اس زمیندار کی سی ہے کہ جسے کاشت کے لئے بہترین زمین دی جائے۔ بہترین کھاد اور بہترین آلات مہیا کئے جائیں۔ آبپاشی کا ذمہ اٹھایا جائے اور ساتھ ہی یہ یقین بھی دلایا جائے کہ اس طرح وہ سرا سر فائدہ میں رہے گا اور پھر بھی وہ بدبخت یہ کہتے ہوئے انکار کر دے کہ وہ اپنے دانے زمین میں پھینکنے کی بجائے اس سے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالیگا تو اس کے بیوقوف ہونے میں شک نہیں وہ ان دانوں سے ایک ہفتہ یا دو ہفتہ پیٹ بھر لیگا اور پھر سارا سال بھوکا مریگا۔ خوب یاد رکھو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے کبھی کوئی مفلس نہیں ہوتا جو خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ خدا اسے ضرور نوازتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

قربانی و ایثار کا اعلیٰ معیار

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے چوہدری صاحب نے مزید کہا۔ ابھی پچھلے دنوں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا ہے کہ اگر تمام احباب جماعت باشرح اور باقاعدہ چندہ ادا کریں تو ہمارا سالانہ بجٹ ساڑھے گیارہ لاکھ کی بجائے پچیس لاکھ ہو سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں موجودہ خطرات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا افسوس کی بات ہے کہ حالات یہ ہوں اور ہم اپنے فرائض کی ادائیگی سے غافل رہیں۔ ہمیں خدا تعالیٰ کی نسبت ہمارا اپنا مال۔ اپنی اولاد اور اپنی جائیدادیں زیادہ عزیز ہوں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ وہ املاک وہ مال و منال اور وہ جائیدادیں جو ہم میں سے بعض کو جان سے زیادہ عزیز ہیں۔ انہیں کل صبح تک جلا نہیں دیا جائے گا۔ سوائے خدا کے اس دنیا میں کون سی ایسی طاقت ہے جو ان اموال اور ان جائیداد وں کو بچا سکتی ہے اور پھر بھی اسی کی راہ میں خرچ کرنے سے ہم گریز کریں۔ اگر جماعت نے قربانی و ایثار کے لحاظ سے اپنے آپ کو اس مقام پر کھڑا نہ کیا کہ جہاں خدا کی غیرت جوش میں آکر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جماعت کو اپنی حفاظت میں لے لے تو غالب نظر آتا ہے کہ تین قربانیوں میں سے ایک نہ ایک قربانی سے افراد جماعت کو از خود دوچار ہونا پڑے گا اول ہو سکتا ہے کہ تمہاری اپنی جائیدادیں اور تمہارے اپنے اموال تباہ کر دئیے جائیں۔ جیسا کہ تقسیم کے وقت سب کے سب اموال اور سب کی سب جائیدادیں تباہ ہو گئیں۔ اور بعد میں لوگوں کو حسرت سے کہنا پڑا کہ کاش ان اموال کو وہ خدا کی راہ میں خرچ کر دیتے تو وہ اس طرح ضائع تو نہ جاتے اور کم از کم خدا کے ہاں اجر تو لکھا جاتا۔ دوسرے یہ کہ اموال بھی ضائع ہوں۔ جائیدادیں بھی تباہ ہوں اور جانیں بھی دینی پڑیں۔ تیسری قربانی بہت بڑی قربانی ہے جو ان دونوں سے زیادہ ہولناک ہے اور وہ یہ کہ جو شخص مذکورہ بالا دونوں باتوں سے بچنا چاہے وہ ایمان چھوڑ دے۔ لیکن ایمان چھوڑنے کا مطلب یہ ہے کہ اس نے اپنی جان نہیں بچائی بلکہ اس نے خود اپنے آپ کو ہلاک کر دیا اور محض سانس لینے کی خاطر ذلت گوارا کی۔

فسادات میں ابتلاء کا پہلو

کراچی کے سالانہ جلسہ میں ہنگامہ اور حالیہ فساد کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ اس قسم کے فسادات ہمارے لئے ابتلاء کا درجہ رکھتے ہیں ان میں دونوں پہلو ہیں۔ ایک پہلو خطرے کا ہے اور دوسرا پہلو رحمت کا۔ اگر اس قسم کی مشکلات پیدا نہ ہوتی رہیں تو ہمارا قدم سستی کی طرف بڑھ سکتا ہے اور ہم اپنے فرائض سے ایک حد تک غافل ہو جائیں۔ پس یہ حالات جہاں اپنے اندر بعض خطرات رکھتے ہیں وہاں ان میں ہمارے لئے ایک بھلائی کا پہلو بھی ہے۔ ہمارے دوستوں کو چاہئیے کہ وہ ان حالات سے فائدہ اٹھائیں۔ خود بھی بیدار ہوں اور دوسروں کو بھی بیدار کریں۔ بالخصوص ہمارے نوجوانوں کو چاہئیے کہ وہ سادہ زندگی اختیار کریں اور خدمت دین کے مواقع ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ جن کو خدا نے مال دیا ہے وہ اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کریں جن کے پاس وقت ہے وہ فارغ اوقات میں سلسلہ کی خدمت بجا لائیں۔ جنہیں خدا نے دماغ دیا ہے وہ اپنے دماغ کو دینی کاموں میں خرچ کر کے دین کو تقویت پہنچائیں۔ الغرض جو شخص بھی جس رنگ میں خدمت کر سکتا ہے دین کی خدمت کرے یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو سادہ بنائیں اور تکلفات سے پرہیز کریں۔ ہماری معیشت اور ہمارے رہنے سہنے کا طریق ویسا ہی سادہ اور بے تکلف ہو جیسا کہ خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ اس موقع پر بالخصوص نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہمارے وہ نوجوان جو ابھی تک داڑھی نہیں رکھتے آجکل دوہرے ابتلاء میں ہیں ایک تو داڑھی نہ رکھنا ہی معیوب ہے۔ دوسرے موجودہ حالات میں قدرتی طور پر یہ سمجھا جائے گا کہ وہ اس لئے داڑھی نہیں رکھتے کہ کہیں وہ پہچانے جا کر دکھ نہ دئیے جائیں۔ کس طرح ایک غیور احمدی نوجوان یہ برداشت کر سکتا ہے کہ اس کی اپنی روش کی وجہ سے اس کے متعلق ایک غلط تاثر لوگوں کے دلوں میں گھر کرے اور اس کی غیرت پر حرف آئے۔ موجودہ حالات میں خاص طور پر ہمارے ان نوجوانوں کو جو داڑھی نہیں رکھتے اپنی اس کمزوری کو دور کر کے ثابت کر دکھانا چاہئیے کہ وہ اپنے متعلق یہ غلط تاثر کبھی پیدا نہ ہونے دیں گے۔

افسوس کا مقام

موجودہ حالات کی نزاکت کی طرف پھر اشارہ کرتے ہوئے مکرم چوہدری صاحب نے فرمایا۔ اگر ان حالات میں بھی ہماری سستی اور ہماری غفلت و کوتاہی دور نہ ہو اور ہماری قربانیوں میں امتیاز کی صورت پیدا نہ ہو تو اس سے بڑھ کر افسوس کا مقام نہیں ہو سکتا۔ ایسی صورت میں جماعت کے اہل بصیرت یہ سوچنے پر مجبور ہوں گے کہ کہیں ہم میں "ان تتولوا" کا رنگ تو پیدا نہیں ہو گیا۔ وہ خدا جس نے اس الٰہی سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ کام لے گا اور لے گا بھی جماعت احمدیہ سے۔ لیکن کس جماعت احمدیہ سے؟ ہمیں یاد رکھنا چاہئیے کہ اگر ہم نے اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کی تو وہ جماعت احمدیہ جس کے ذریعہ خدا دنیا میں انقلاب پیدا کرے گا وہ ہم اور تم پر مشتمل نہیں ہوگی وہ پھر اور ہی

(باقی صفحہ ۸ پر)

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

روایاتِ محمود

فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مرتبہ:۔ ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر

(۳)

(۷۰) اُس وقت دعویٰ کے ابتدائی ایام میں درحقیقت قادیان کی یہ حالت تھی۔ کہ اس کی آبادی دو ہزار کے قریب تھی۔ سوائے چند ایک پختہ مکانات کے باقی سب مکانات کچے تھے مکانوں کا کرایہ اتنا گرا ہوا تھا۔ کہ چار پانچ آنہ ماہوار پر مکان کرایہ پر مل جاتا تھا۔ مکانوں کی زمین اس قدر ارزاں تھی۔ کہ دس بارہ روپیہ کو قابل رہائش مکان بنانے کے لئے زمین مل جاتی تھی۔ بازار کا یہ حال تھا کہ دو تین روپیہ کا آٹا ایک وقت میں نہیں مل سکتا تھا۔ کیونکہ لوگ زمیندار طبقہ کے تھے جو خود اپنے پیس کر روٹی پکا رہتے تھے۔ تعلیم کے لئے ایک مدرسہ سرکاری تھا۔ جو پرائمری تک تھا۔ اور اس کا مدرس ہی کچھ الاؤنس لیکر ڈاک خانہ کا کام بھی کر دیا کرتا تھا۔ ڈاک ہفتہ میں دو دفعہ آتی تھی۔ تمام عمارتیں فصیل قصبہ کے اندر تھیں۔"

(دعوۃ الامیر صفحہ ۲۲۲)

(۷۱) آج دسمبر ۱۹۳۷ء سے قریباً چالیس سال پہلے اس جگہ پر جہاں اب مدرسہ احمدیہ کے لڑکے پڑھتے ہیں ایک ٹوٹی ہوئی فصیل ہوا کرتی تھی۔ ہمارے آباؤ اجداد کے زمانہ میں قادیان کی حفاظت کے لئے وہ کچی فصیل بنی ہوئی تھی۔ جو خاصی چوڑی تھی۔ اور ایک گڈا اس پر چل سکتا تھا۔ پھر انگریزی حکومت نے جب اُسے تڑوا کر نیلام کر دیا۔ تو اس کا کچھ ٹکڑا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لے لیا تھا۔ وہ ایک زمین لمبی سی چلی جاتی تھی۔

(۷۲) (آج ۱۹۳۱ء سے) چالیس سال پہلے ہماری جماعت کی کیا حالت تھی۔ اس کا وہی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ جنہوں نے اپنی آنکھوں سے وہ زمانہ دیکھا ہے۔ جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ کیا۔ اُس وقت میں بچہ تھا۔ دو پونے دو سال کی عمر ہوگی۔ پس اُس وقت کے حالات تو میں نہیں بتا سکتا۔ مگر چھ سال کی عمر سے میں سلسلہ کے حالات دیکھتا آ رہا ہوں۔ اور آتھم کے وقت سے میں سلسلہ کے حالات جانتا ہوں۔ بلکہ اس سے بھی کچھ پہلے کے حالات جب میری عمر پانچ ساڑھے پانچ سال کی تھی۔ اُس وقت کے مجھے بعض واقعات یاد ہیں۔ دشمنوں کی شرارتیں یاد ہیں۔ ان کے منصوبے یاد ہیں۔ اُن کی وہ کوششیں یاد ہیں۔ جو ہمارے خلاف شب و روز کیا کرتے تھے۔ اس زمانہ کے تمام واقعات میرے ذہن میں اس وقت ایسی صورت میں جمع ہیں۔ جس طرح غبار کے پیچھے کوئی چیز نظر آتی ہو۔ مجھے وہ زمانہ خوب یاد ہے۔ جب ہمیں اپنے گھروں سے نکلنے نہیں دیا جاتا تھا۔ کیونکہ خطرہ تھا کہ دشمن کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ پہنچائیں۔ اُس زمانہ میں ہمیں گھروں میں یوں بند رکھا جاتا۔ جیسے کہتے ہیں پرانے زمانوں میں بعضوں کو بھورے میں سالہا سال تک رکھا جاتا تھا۔ ہمیں نہایت سختی سے کہا جاتا تھا کہ کہیں سے کھانے پینے کی کوئی چیز نہ لینا مبادا اس میں کسی دشمن کی شرارت ہو۔

(الفضل جلد ۱۸ نمبر ۱۲۳ صفحہ ۶)

(۷۳) ہمارے تمام بڑے لوگ بھی حضرت صاحب کی بھاوجہ کو تائی کے لقب سے پکارتے تھے۔ گویا ان کا نام ہی تائی تھا۔ سلسلہ کی کتابیں پڑھنے والے جانتے ہیں کہ محمدی بیگم کی پیشگوئی کے زمانہ میں وہ اشد ترین مخالف تھیں۔ چونکہ وہ خاندان میں سب سے بڑی تھیں۔ اور پیشگوئی بھی اُن کی بہن کی بیٹی کے متعلق تھی۔ اس لئے خاندان کی لیڈر ہونے کے لحاظ سے اس وقت وہ اس رشتہ میں روک ڈالنا جس کو وہ خاندان کی رسوائی کے مترادف سمجھتی تھیں اپنا فرض سمجھتی تھیں۔ اور ان کے نزدیک اُن کا اہم فرض تھا کہ وہ مقابلہ کریں۔ عورتوں کی فطرت کے لحاظ سے بہت بڑی عورت کے لئے عورت اور خاندانی وقار تمام دینی امور بلکہ تمام سیاسیات اور دیگر حالات سے زیادہ اہم سمجھا جاتا ہے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مسیح ہونے کا دعویٰ اس قدر اہم نہیں تھا۔ جس قدر خاندانی عزت تھی۔ اور یوں بھی چونکہ بڑوں کے لئے چھوٹوں کی اطاعت مشکل ہوتی ہے۔ اور مسیح موعود تائی صاحبہ سے چھوٹے تھے۔ اور انہوں نے جائداد وغیرہ میں حصہ بھی نہیں لیا تھا۔ اس لحاظ سے بھی وہ اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محسنہ سمجھتی تھیں۔ عورتوں میں یہ احساس قدرتی طور پر ہوتا ہے۔ اس لئے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنا دست نگر تصور کرتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک عربی شعر میں فرماتے ہیں ؎

لفاظات الموائد کان اکلی
وصرت الیوم مطعام الاھالی

اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایک زمانہ تھا جب میں دوسروں کے ٹکڑوں پر بسر اوقات کرتا تھا۔ مگر اب مجھے خدا نے ایسی شان عطا کی ہے۔ کہ ہزاروں ہیں جو میرے دستر خوان سے سیر ہوتے ہیں۔ اس شعر میں اس واقعہ کی طرف بھی اشارہ ہے کہ حضرت اقدس کی جائداد علیحدہ نہیں تھی۔ بھائی کے ہی سپرد تھی۔ اور آپ میں اس کے سنبھالنے کا احساس بھی نہیں تھا۔ چنانچہ آپ کے والد بھی کہا کرتے تھے۔ کہ یہ جائداد نہیں سنبھال سکے گا۔ پس ان دنیاوی حالات میں تائی صاحبہ کا ایمان لانا بڑا مشکل امر تھا۔ دلیل اور مذہبی پہلو سے نہیں بلکہ خاندانی لحاظ سے۔ کیونکہ اُن کے نزدیک دونوں کی حیثیت آقا اور نوکر کی تھی وہ آپ کو ایک غریب آدمی سمجھتی تھیں۔ جو کام وغیرہ کچھ نہیں کرتا تھا۔ اور ان کے ٹکڑوں پر پلا تھا۔ ان حالات میں وہ کبھی گوارا نہیں کر سکتی تھیں۔ کہ آپ اُن کی بہن کی لڑکی کے ساتھ نکاح کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ وہ چونکہ سب سے بڑی تھیں۔ اس لئے خصوصیت کے ساتھ مخالف تھیں۔ اُس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت بہت زیادہ تھی۔ رشتہ داروں نے آپ سے ملنا ترک کر دیا تھا۔ اور آپ بھی اُن سے نہیں ملتے تھے۔ بلکہ خاندان والوں کا یہ عالم تھا۔ کہ والدہ صاحبہ سناتی ہیں۔ حضرت صاحب کے ننہال میں ایک بڑی عمر کی عورت تھیں۔ وہ بین ڈالا کرتی تھیں کہ چراغ بی بی کے لڑکے کو کوئی دیکھنے بھی نہیں دیتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چوہڑوں اور ڈاکوؤں کی طرح علیحدہ رکھا جاتا تھا۔ کیونکہ ان کو خاندانی عزت پر بٹہ لگانے والا سمجھا جاتا تھا۔ (الفضل جلد ۱۵ نمبر ۷۴ صفحہ ۸)

(۷۴) دیکھو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات میں کتنا عظیم الشان نشان دکھایا ہے۔ مگر تم نے اس زمانہ کو نہیں پایا مگر ہم نے اُسے پایا اور دیکھا ہے۔ پس اس قدر قریب کے زمانہ کے نشانات کو اپنے خیال کی آنکھوں سے دیکھنا تمہارے لئے کوئی مشکل مسئلہ نہیں۔ اور نشانات جانے دو۔ مسجد مبارک کو ہی دیکھو۔ مسجد مبارک میں ایک ستون مغرب سے مشرق کی طرف کھڑا ہے اس کے شمال میں جو مسجد کا حصہ ہے۔ یہ اس زمانہ کی مسجد تھی۔ اور اس میں نماز کے وقت کبھی ایک اور کبھی دو سطریں ہوتی تھیں۔ کھڑکیوں والی جگہ جہاں آج کل پہرہ دار کھڑا ہوتا ہے۔ اس حصہ میں امام کھڑا ہوا کرتا تھا پھر جہاں اب ستون ہے وہاں ایک اور دیوار تھی۔ اور ایک دروازہ تھا۔ اس حصہ میں صرف دو قطاریں نمازیوں کی کھڑی ہو سکتی تھیں اور فی قطار غالباً پانچ سات آدمی کھڑے ہو سکتے تھے۔ اس حصہ میں اُس وقت کبھی ایک قطار نمازیوں کی اور کبھی دو قطاریں ہوتی تھیں مجھے یاد ہے جب اس حصہ مسجد میں نمازی کھڑے ہوئے تو ہماری حیرت کی کوئی حد نہ رہی تھی۔ مگر یاجب پندرھواں یا سولہواں نمازی آیا۔ تو ہم حیران ہو کر کہنے لگے کہ اب تو بہت لوگ نماز میں آتے ہیں۔ تم نے غالباً غور کر کے وہ جگہ نہیں دیکھی ہوگی۔ مگر وہ ابھی تک موجود ہے۔ جاؤ اور دیکھو! صحابہ کا طریق تھا کہ وہ ر[illegible] کبھی عملاً رنگ میں قائم کر کے بھی دیکھا کرتے تھے۔ اس لئے تم بھی حساب کر کے دیکھو اس حصہ کو الگ کر دو۔ جہاں امام کھڑا ہوتا تھا۔ اور پھر وہاں فرضی دیواریں قائم کرو۔ اور پھر جو باقی جگہ بچے۔ اس میں جو سطریں ہوں گی۔ ان کا تصور کرو۔ اور اس میں تیسری سطر قائم ہونے میں ہمیں جو حیرت ہوئی۔ کہ کتنی بڑی کامیابی ہے۔ اس کا قیاس کرو۔ اور پھر سوچو۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل جب نازل ہوں۔ تو کیا سے کیا کر دیتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ ہمارا ایک کچا کوٹھا ہوتا تھا۔ اور بچپن میں کبھی کھیلنے کے لئے ہم اس پر چڑھ جایا کرتے تھے۔ اس پر چڑھنے کے لئے جن سیڑھیوں پر چڑھنا پڑتا تھا۔ وہ مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کے مکان کے پاس سے چڑھتی تھیں۔ اُس وقت ہماری تائی صاحبہ جو بعد میں احمدی ہو گئیں مجھے دیکھ کر کہا کرتی تھیں "جیہو جیہا کاں اوہو جیہی کوکو" میں چونکہ اس کے کہ میری والدہ ہندوستانی ہیں۔ اور اس وجہ سے بھی کہ بچپن میں زیادہ علم نہیں ہوتا۔ اس پنجابی فقرے کے معنی نہیں سمجھ سکتا تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ میں نے اپنی والدہ صاحبہ سے اس کے متعلق پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ جیسے کوا ہوتا ہے ویسے اس کے بچے ہوتے ہیں۔ کوے سے مراد (نعوذ باللہ) تمہارے ابا ہیں۔ اور کوکو سے مراد تم ہو۔ پھر میں نے وہ بھی زمانہ دیکھا ہے۔ کہ وہی تائی صاحبہ اگر میں کبھی اُن کے ہاں جاتا تو بہت عزت سے پیش آتیں۔ میرے لئے گدا بچھاتیں۔ اور احترام سے بٹھاتیں۔ اور ادب سے متوجہ ہوتیں۔ اور اگر میں اتنا کہ آپ کمزور ہیں ضعیف ہیں۔ ہلیں نہیں۔ کوئی تکلیف نہ کریں تو آپ کہتیں کہ آپ تو میرے پیر ہیں۔ گویا وہ زمانہ بھی دیکھا جب میں "کوکو" تھا۔ اور وہ بھی جب میں پیر بنا۔ (الفضل جلد ۲۶ نمبر ۸۵ صفحہ ۹)

دعائے مغفرت

میرے والد مکرم چوہدری نبی بخش صاحب بعمر ۸۰ سال مورخہ ۲۳/۶/۵۲ کو فوت ہو گئے ہیں مرحوم کی نعش اُسی دن ربوہ میں پہنچائی گئی۔ جناب مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو مقبرہ خاص میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

انا للہ و انا الیہ راجعون ؂

والد صاحب مرحوم نے ۱۹۰۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ اس وقت سے لیکر تادم واپسیں خدا کے فضل سے نہایت اخلاص کے ساتھ وقت گذارا۔ تبلیغ کا خاص شوق رکھتے تھے۔ بڑھاپے میں آپ نے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے ساتھ آپ کو بڑی محبت تھی۔ مرحوم نے سلسلہ کی ہر ایک تحریک میں اپنی توفیق کے مطابق حصہ لیا۔ احباب جماعت قبلہ والد صاحب کے لئے مغفرت کی دعا کریں خدا تعالیٰ اُن کے درجات

بلند فرمائے۔ [illegible] ڈاکٹر غلام محمد [illegible] چک ۱۱۷ ضلع [illegible]

درخواستہائے دعا

★ میرے دادا جان خواجہ سعید احمد نور صاحب کابلی کی آنکھ کے قریب ایک بہت بڑا زخم ہے جس کی وجہ سے بخار آتا ہے اور کمزوری بہت ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

سعید بشارت نور ہادی ربوہ

★ احباب میرے بھائی چوہدری عنایت اللہ صاحب بی۔ایس سی اور ان کے بیٹے چوہدری بشیر احمد صاحب بی۔اے کاٹن انسپکٹر کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد با عزت طور پر بری فرمائے آمین۔ ہدایت اللہ

★ میرا بھتیجا عزیزم غلام مرتضیٰ خان بخار سے سخت بیمار ہے۔ سخت کمزوری اور نقاہت ہے احباب کرام دعائے صحت فرمائیں۔

خان محمد عربی ماسٹر فاضل پور۔ ڈیرہ غازیخاں

★ مکرم برادرم چوہدری شریف احمد صاحب مینیجر ایشو لائف انشورنس کمپنی کراچی بیمار ہیں۔ نیز عزیزہ امۃ القیوم صاحبہ زوجہ عزیزم شیخ فضل احمد صاحب پشاور میں بیمار ہو کر زیر علاج ہیں۔ احباب ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

شیخ محمد الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ

★ میرے والد صاحب حامد حسین خاں بعارضہ بخار کھانسی و نزلہ بیمار ہیں کمزوری بہت ہے احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

صفیہ شہناز حامد داؤد دسندھ

★ میرے عزیز بچے عبد الوہاب نے گورنمنٹ کالج سے ایف۔ایس۔سی کا اور چار بھانجوں نے مختلف امتحانات دیئے ہوئے ہیں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ فضل الرحمٰن حکیم افسر لنگرخانہ

★ میرے عزیز دوست مکرم سید حسن حمیدی صاحب بی۔اے (آنرز) نے امسال ایم۔اے اردو کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ سید فدا حسین شاہ ارشد

سنت نگر لاہور

★ خاکسار کے بچے عزیز محمد اسمٰعیل بعمر ۸ سال کی دماغی بخار ہونے کی وجہ سے اچانک نظر بند ہو گئی ہے اور اعصاب کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

شیخ معراج الدین پنساری گوجرانوالہ

دعائے مغفرت

★ میری والدہ صاحبہ حمیدہ بیگم ۳ جون کو راولپنڈی میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ دوسرے روز ان کی میت ربوہ پہنچائی گئی۔ ۴ جون کی صبح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو امانتاً سپرد خاک کر دیا گیا۔ احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ مسعود احمد خواجہ

★ ۲۰/۶/۵۲ کو صبح جمعۃ الوداع کے دن محترم چوہدری مسعود احمد صاحب ساکنہ بھکیانہ کا صاحبزادہ مرحوم ایک لمبی بیماری کے بعد وفات پا گیا۔ چونکہ یہاں صرف ایک گھر ہی احمدیوں کا ہے اس لئے جنازہ میں صرف چند ہی احمدی شامل ہو سکے۔ اس لئے احباب عزیزم مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت فرمائیں۔ برکت علی خاں بس کنڈکٹر موضع بھٹیاں ضلع گجرات

★ بروز جمعۃ الوداع ۲۰/۶/۵۲ کو میری خوشدامنہ حضرت زینب بیگم اہلیہ حضرت مرزا صفدر علی صاحب رضی اللہ عنہ بوقت ۸ بجے شام وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ اور ابتدائی زمانہ کی صحابیہ تھیں احباب ان کی بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔

حکیم سید پیر احمد ہوشیارپوری۔

حال بازار چنار ریاں سیالکوٹ شہر

★ میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ بروز اتوار فوت ہو گئی ہیں۔ احباب کرام ان کیلئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں

محمود احمد خانیوال دارالقضاء

★ میری پھوپھی محترمہ مسماۃ بھاگ بھری صاحبہ رضی اللہ عنہا بیوہ امام بخش صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ قادیانی ۱۲/۶/۵۲ بروز جمعۃ المبارک شام کے وقت رحلت فرما گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صحابیہ تھیں اور تبلیغ کا بہت شوق رکھتی تھیں اور سلسلہ کے ساتھ حقیقی عشق تھا صوم وصلوٰۃ کی سختی سے پابند تھیں۔ احباب جماعت مرحومہ کی بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔

ارشاد احمد رشد کلرک نظارت امور عامہ ربوہ

— خاکسار کی اہلیہ آج ۵½ بجے شام نور ہسپتال میں فوت ہو گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ نہایت نیک اور سلسلہ عالیہ احمدیہ سے محبت رکھنے والی تھیں احباب ان کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

برکت اللہ سب پوسٹ ماسٹر ربوہ ۲۴/۶/۵۲

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی سخت تاکیدی فرمان

مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے کہ تم اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ۔ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے (مسلم) یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے۔ اسی جماعت کا فرض ہے کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کے پتہ جات روانہ فرمایئے۔ ہم یہاں سے ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

اٹلی شاہ فاروق کا نیا لقب تسلیم کرلے گا

لنڈن ۲۶ جنوری - روم کی اطلاع ہے کہ اٹلی جلد ہی اپنا ایک نیا سفیر قاہرہ میں متعین کرنے والا ہے اب تک وہاں اٹلی کا نمائندہ ایک ناظم الامور تھا۔ لیکن حکومت پر دباؤ ڈالا جا رہا تھا کہ مصر میں اٹلی کے بڑھتے ہوئے مفادات کے پیش نظر سفیر کو مقرر کیا جائے۔ اس سلسلے میں امید ہے کہ حکومت اٹلی کاغذات نامزدگی میں شاہ فاروق کو شاہ سوڈان بھی تسلیم کرلے گی۔ (اسٹار)

زیکوسلواکیہ سے چین کیلئے اسلحہ مہیا کیا جاتا ہے

لنڈن ۲۶ جنوری - جرمنی میں امریکی عہدیداروں کو معلوم ہوا ہے کہ زیکوسلواکیہ سے کمیونسٹ چین کو اسلحہ کی سپلائی میں معتدبہ اضافہ کیا جا رہا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ پولینڈ کے جہاز چین کے ساتھ تجارت کے سلسلے میں امدادی تعاون حاصل کر رہے ہیں۔ واپسی پر یہ جہاز چین سے کچھ چاول۔ سویا بینز تیل سؤر کے بال اور جنوب مشرقی ایشیا کی بندرگاہوں سے دیگر سامان تجارت لاتے ہیں۔ (اسٹار)

شاہ فاروق کا نیا خطاب اور یونان

لنڈن ۲۶ جون۔ برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ شاہ فاروق کو یونان کی طرف سے شاہ سوڈان تسلیم کر لینے کے اعلان پر برطانیہ کو بڑی مایوسی ہوئی ہے

دفتر خارجہ کو اس ارادے کی اطلاع اس وقت ملی جب دو دن پیشتر یونانی سفیر دفتر خارجہ میں آئے۔ یونان کا اقدام ایک ایسے وقت میں غیر موزوں سمجھا جاتا ہے جبکہ مصر اور سوڈان اپنے آئندہ باہم تعلقات کی بابت گفت و شنید کر رہے ہیں۔

تاہم لنڈن کے عہدیدار اس بات پر بہت زور دے رہے ہیں کہ یونانی اقدام کی مخالفت کا یہ مطلب نہ لیا جائے کہ برطانیہ مصر و سوڈان کے اتحاد کا مخالف ہے

برطانیہ کا رویہ اب بھی یہی ہے کہ سوڈان کے مستقبل کا فیصلہ کرنا خود سوڈانیوں کی مرضی پر منحصر ہے۔ لیکن جب تک ایسا کوئی فیصلہ نہیں ہو جاتا کسی ملک کی جانب سے اس قسم کا اقدام آئندہ سمجھوتوں کے منافی ہے۔

واضح کیا گیا ہے کہ پاکستان نے شاہ مصر کے نئے خطاب کو تسلیم کرتے وقت ایسی شرائط رکھی ہیں کہ سوڈانیوں کے فیصلہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ (اسٹار)

مخدوم زادہ حسن محمود کراچی پہنچ گئے

کراچی ۲۶ جون - آج بہاولپور کے وزیر اعلیٰ مخدوم زادہ حسن محمود کراچی پہنچ گئے بہاولپور کی دستور ساز اسمبلی کا اجلاس ان کی واپسی پر منعقد ہوگا۔

برطانیہ کی پالیسی میں کوئی بنیادی تبدیلی نہیں ہوگی

لنڈن ۲۶ جون - مشرق وسطےٰ کے برطانوی سفیروں کی چار روزہ کانفرنس ختم ہوگئی۔ اس میں پیش ہونے والے مسائل اب دفتر خارجہ کے ریکارڈ کے لئے مرتب کئے جا رہے ہیں۔ لیکن اس امر کی تصدیق کر دی گئی ہے کہ مشرق وسطےٰ کی برطانوی پالیسی میں کوئی بنیادی تبدیلی نہیں ہوگی (اسٹار)

خطبہ عید الفطر

(بقیہ صفحہ ۵)

لوگ ہوں گے جو یہ کارنامہ سرانجام دیں گے۔

کراچی کے جلسہ میں ہنگامہ اور فساد کا اہل علم اور سنجیدہ طبقہ پر جو اثر ہوا اور جس زوردار طریق پر انہوں نے فساد کرنے والوں کی ان حرکات کی مذمت کی اور جماعت احمدیہ کے پر امن رویہ کو سراہا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ ہماری تھوڑی سی قربانی اور نظم و ضبط کے مظاہرے سے دنیا مبہوت ہوگئی ہے۔ ہر چہار طرف سے اہل علم اور سنجیدہ لوگ خطوط کے ذریعہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ انہیں احمدیت کے متعلق صحیح معلومات بہم پہنچائی جائیں۔ سو اگر ہم میں سے ہر شخص واقعی اپنی زندگی میں انقلاب پیدا کرلے اور اپنے آپ کو اسلامی تعلیمات کا ایک جیتا جاگتا نمونہ بنالے۔ تو پھر ہماری ترقی کی رفتار کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ آخر میں آپ نے اللہ تعالےٰ کے حضور دعا مانگی کہ اللہ تعالےٰ ہمارے دلوں کو اپنی طرف کھینچے اور ہمیں نیکیوں کی اس دوڑ میں آگے نکلنے والا بنائے جس کی طرف وہ ہمیں بلا رہا ہے - آمین

خطبہ ختم کرنے سے پہلے آپ نے فرمایا عید کے روز اور پھر گرمی کے موسم میں احباب نے جس صبر و سکون اور گہری توجہ کے ساتھ خطبہ سنا ہے یہ اس بات کی علامت ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت میں اخلاص موجود ہے اور وہ ایک حد تک اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہے الحمد للہ یہ ایک خوشکن علامت ہے

مصر اور پاکستان کی تجارت میں اضافہ کے امکانات

قاہرہ ۲۶ جون۔ پاکستانی سفارت خانے نے حال ہی میں جو تجارتی شعبہ قائم کیا ہے۔ وہ پاکستان اور مصر کے درمیان تجارت کو فروغ دینے کے امکانات کا جائزہ لے رہا ہے۔ تجارتی اتاشی مسٹر بشیر احمد کی رائے میں اس قسم کے امکانات بہت واضح ہیں۔

دونوں ملکوں کے درمیان تجارت بڑھنے کے آثار پہلے ہی دکھائی دے رہے ہیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ۱۹۵۲ء کے پہلے چار مہینوں میں مصر نے ۵۹۷۰۷ مصری پاؤنڈ کی مالیت کا سامان پاکستان کو برآمد کیا۔ جو پچھلے سال کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح پاکستان سے درآمد کئے جانے والے سامان کی مالیت ۱۰۹۴ پاؤنڈ سے بڑھ کر ۱۰۸۴۹ پونڈ ہوگئی

مقبوضہ کشمیر کے ہندوؤں اور اچھوتوں میں فساد کا خدشہ

مظفر آباد ۲۶ جون۔ مقبوضہ کشمیر سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جموں کے ہندوؤں اور اچھوتوں میں زبردست فساد ناگزیر ہوگیا ہے۔ یہ صورت حال اسمبلی میں اچھوتوں کو بعض مراعات دینے کے مطالبہ کو مسترد کئے جانے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد اسمبلی کے اچھوت ممبروں نے ایک قرارداد پیش کی تھی۔ جس میں اچھوتوں کے لئے بعض خاص رعایتوں کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ لیکن فرقہ پرست ہندو ممبروں نے اس کی شدید مخالفت کی تھی۔ جس سے دونوں فرقوں کے تعلقات میں کشیدگی بڑھ گئی۔ جموں میں اچھوتوں کی آبادی ۲ لاکھ کے قریب ہے۔ اب دونوں فرقوں کے تعلقات اس حد تک کشیدہ ہو چکے ہیں۔ اور ان میں مسلح تصادم کسی وقت بھی ممکن ہے۔

علامہ مشرقی کو عنقریب رہا کر دیا جائے گا

لاہور ۲۵ جون حکومت پنجاب کے متعلقہ اعلےٰ حکام سے بات چیت کرنے کے بعد نوے فیصدی امید ہوئی ہے کہ اسلام لیگ کے بانی علامہ مشرقی کو جولائی ۱۹۵۲ء کے دوسرے ہفتہ میں رہا کر دیا جائے گا۔ آپ کی نظر بندی کی میعاد ۸ جولائی ۱۹۵۲ء کو ختم ہو رہی ہے۔

ریاست حیدر آباد کا سکہ رائج نہیں رہے گا

نئی دہلی ۲۵ جون۔ بھارت کے وزیر خزانہ مسٹر چنتامنی دیش مکھ نے اعلان کیا ہے کہ ریاست حیدر آباد میں نظام کے نام سے جو سکہ رائج الوقت ہے۔ وہ نئے سال سے رائج نہیں رہے گا۔ انہوں نے آج ایوان میں بتایا کہ دوسری ایسی ہندوستانی ریاستوں میں بھی جہاں ان کا اپنا سکہ رائج ہے۔ اگلے سال ماہ مارچ سے صرف ہندوستانی سکہ جائز تصور کیا جائے گا۔

کراچی اور ڈھاکہ کے درمیان فضائی سفر کی سہولتیں

لنڈن ۲۶ جون۔ بی۔ او۔ اے۔ سی نے اس اطلاع کا خیر مقدم کیا ہے۔ کہ حکومت پاکستان کی طرف سے کراچی اور ڈھاکہ کے درمیان مسافر لے جانے کا لائسنس جاری کر دیا جائے گا۔ ایک ترجمان نے سٹار کو بتایا کہ تصدیق ہو جانے کے فوراً بعد نیا سسٹم جاری کر دیا جائے گا۔ یہ ہمارے اور پاکستانی مسافروں کے لئے بہت فائدہ مند ثابت ہوگا۔

ابتدا میں نئے انتظامات کے تحت مزید طیارے نہیں چلائے جائیں گے۔ بلکہ انہیں طیاروں سے کام لیا جائے گا جو ہانگ کانگ اور لنڈن کے درمیان چل رہے ہیں۔ یہ طیارے ان مقامات پر مسافروں کو اتارتے ہیں۔ مگر مزید مسافر لینے کی انہیں اجازت نہیں تھی۔

چار انجنوں والے "آرگناٹ" طیارے ہر بدھ کو کراچی سے مسافر لے جایا کریں گے۔ اور صبح کو ۳ بجکر ۱۰ منٹ پر پرواز کرکے گیارہ بجکر ۵ منٹ پر ڈھاکہ پہنچ جایا کریں گے۔ ہر جمعہ کو ڈھاکہ سے ۳½ بجے شام طیارہ روانہ ہوکر کلکتے ہوتا ہوا ۱۰ بجے شب کراچی پہنچے گا۔ (اسٹار)

ڈیرہ غازیخاں میں جنگلات کا ایک نیا سب ڈویژن

لاہور ۲۶ جون۔ ڈیرہ غازیخاں میں جنگلات کا ایک نیا سب ڈویژن قائم کیا گیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ نئے جنگلات میں گھاس کافی مقدار میں پیدا ہوگی۔ جس سے کاغذ تیار کرنے کے ایک کارخانے کی ضروریات پوری ہو سکیں گی۔